



## سوال

(305) شادی کا دو طرفہ بوجھ

## جواب

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

ہمارے ہاں پٹھانوں میں بعض لوگ علاوہ ہر زلیو وغیرہ کے لپنے ذاتی فائدہ کے لئے اپنی لڑکیوں پر کچھ نقد زلیو چاول اور روغن زرد وغیرہ۔ بھی لڑکے کے والدین سے لیتے ہیں۔ اور بعض اصحاب شادی کا بوجھ دو طرفہ لڑکے کے والدین پر ڈال دیتے ہیں۔ علاوہ ازیں حسب ضرورت چاول۔ روغن۔ زرد و دیگر لوازمات۔ برائے طعام وادن لپنے اقارب اہل محلہ و دیگر تعلق داران لیتے ہیں۔ اور بعد از اختتام شادی باقی ماندہ جنس لڑکے کے والدین کو واپس کر دیتے ہیں۔ اور لپنے استعمال میں نہیں لاتے۔ برائے مہربانی بحوالہ حدیث شریف مطلع فرمائیں کہ لڑکے کے والدین پر دو طرفہ بوجھ ڈالنا اور ان سے مندرجہ بالا اشیاء لینا درست ہے یا نہیں؟ جب کہ والدین لڑکی کے صاحب حیثیت ہوں۔ یا اگر لڑکی کے والدین بوجہ تنگ دستی کے خود شادی (یعنی لپنے رشتہ داروں وغیرہ کو حاضری دینا وغیرہ جس کے بغیر بوجھ ان کے رواج کے وہ شادی بالکل نہیں کر سکتے۔ یعنی یہ حاضری وغیرہ دینا ان کا ایک قسم کا قرضہ ہوتا ہے۔ کا بوجھ اٹھانے سے قاصر ہیں۔ یا لڑکی کا والد زندہ نہیں۔ اور اس کے بھائی یا بصورت نہ ہونے اس کے بھائی کے دیگر قریبی رشتہ داروں بھی اس قابل نہیں کیا وہ ایسا کر سکتے ہیں۔ یا نہیں؟ اگر نہیں تو کیا وہ (دوران حال یہ کہ لڑکی جوان ہو) شادی کو اس وقت تک ملتوی کر سکتے ہیں۔ جب تک وہ اس کے بوجھ کے اٹھانے کے قابل ہو جائیں؟

## الجواب بعون الوهاب بشرط صحیحہ السؤال

و علیکم السلام ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

الحمد للہ، والصلاة والسلام علی رسول اللہ، أما بعد!

قرآن مجید میں ایک عام اصول ہے۔ کہ اخراجات شادی کل مرد کے ذمہ ہیں۔ چنانچہ فرمایا۔

الزَّيَالِ تَوَامُونَ عَلَى النِّسَاءِ بِمَا فَضَّلَ اللَّهُ بَعْضُنَّ عَلَى بَعْضٍ وَبِمَا أَنْفَقُوا مِنْ أَمْوَالِهِمْ ۚ سوره النساء ۳۴

(یعنی مرد عورتوں پر انفسر ہیں۔ دو وجہ سے ایک تو قدرتی بزرگی دوم یہ وجہ کہ وہ اپنا مال خرچ کرتے ہیں۔)

آپ ﷺ نے جب اپنی لڑکی کا نکاح کرنا چاہا تو ماد حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مہر وصول کر کے اس سے زلیو وغیرہ بنا کر کچھ لپنے پاس سے بھی دیا۔ اور لڑکی رخصت کی ہاں دعوت براءت کا خرچ ایک زائد چیز ہے۔ یہ دعوت لڑکی والے پر ضروری نہیں وہ جو کچھ کرتا ہے لپنے ننگ و نمود کے لئے کرتا ہے۔ تاہم اگر لڑکی والے میں اتنی ہمت نہیں۔ اور لڑکے والا احسان سے اس کا بوجھ خود اٹھانے تو منع نہیں۔ لائسوا الفضل ینکم عام قانون ہے۔ لازمی طور پر اس پر بوجھ ڈالنا جائز نہیں۔ نہ اس وجہ سے جوان لڑکی کی شادی کو ملتوی کرنا جائز ہے۔ حدیث شریف میں ہے بالغہ لڑکی کی شادی نہ کرنے سے جو خرابی پیدا ہو اس کا وبال اس کے ولی پر ہے۔ واللہ اعلم (الجمیٹ امرتسر ص 257 اپریل 1924ء)



شرفیہ

مجھ کو اس کی دلیل معلوم نہیں محیب کا سہو معلوم ہوتا ہے۔

هذا ما عندي والله اعلم بالصواب

فتاویٰ ثنائیہ امرتسری

جلد 2 ص 310

محدث فتویٰ